إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ
بے شک جن لوگوں نے اپنے دین کو جدا جدا کر دیا اور گروہ گروہ بن گئے، آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں

اخوانی تنظیم کی حقیقت

اس کے خطرات اور اندیشے

خطاب:
ڈاکٹر سلیمان بن عبداللہ ابا الخیل/ حفظہ اللہ
چانسلر امام محمد بن سعود یونیورسٹی

تفریغ وترجمہ:
د/ اجمل منظور المدنی

تمهید

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ وعلی آلہ وصحبہ،

حمد وثناء کے بعد:

عالم عرب کی نامور علمی اور تعلیمی شخصیت پروفیسر ڈاکٹر سلیمان عبد اللہ ابا الخیل، عالم اسلام کی مایہ ناز یونیورسٹی امام محمد بن سعود الاسلامیہ، الریاض کے چانسلر ہیں، نیز آپ انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد کے پرو چانسلر ہونے کے ساتھ ساتھ لاہور کی جامعہ لاہور الاسلامیہ کے بھی پرو چانسلر ہیں۔

شیخ موجودہ دور کے ایک نمایاں قلمکار، خطیب اور مملکت سعودی عرب کے اندر ایک غیور سلفی نیز کتاب وسنت کے پابند اور منہج کے شیدائی ہیں، آپ کا پورا نام سلیمان بن عبد اللہ بن حمود ابا الخیل ہے۔

آپ نے ۱۴۰۴ھ کے تعلیمی سال میں جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیۃ کی شاخ کلیۃ الشریعہ و اصول الدین بالقصیم سے بی اے کی ڈگری حاصل کی۔ جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیۃ ریاض کے کلیۃ الشریعہ سے ۱۴۰۷ھ میں دعوہ اور احتساب میں ایم اے کی ڈگری حاصل کی۔

اسی طرح جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیۃ کے المعھد العالی للقضاء سے فقہ مقارن میں ۱۴۱۲ھ کے اندر ہی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔آپ کے اساتذہ میں شیخ محمد بن عثیمین، شیخ صالح بن محمد اللحید ان نمایاں ہیں۔

سب سے پہلے آپکی تقرری قصیم میں ہوئی، یہاں تک کہ ۱۴۲۷ھ میں آپ جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیۃ، ریاض کے وکیل بنائے گئے، بعد ازاں جامعہ کے چانسلر کے منصب پر فائز ہوئے۔

آپ اسلامی دنیا کی جامعات کی فیڈریشن کی ایگزیکٹو کونسل کے چیئرمین ہیں، حقوق انسانی کے بین الاقوامی ماہر، مختلف عالمی یونیورسٹیوں اور اسلامی عالمی جمعیتوں کے ممبر ہیں، آپ کئی عربی مجلات میں کالم نگار ہیں، ٹی وی پروگراموں میں شرکت کرتے ہیں بطور خاص اذاعۃ القرآن ٹی وی پر کئی پروگرامز پیش

کر چکے ہیں۔آپ کو انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد کی طرف سے پی ایچ ڈی کی اعزازی ڈگری بھی حاصل ہے۔

آپ نے دین کے نام پر تجارت کرنے والی جماعتوں اور تنظیموں سے ملک وملت کو ہمیشہ آگاہ کرتے رہے ہیں، بطور خاص اخوانی تنظیم کی حقیقت کو آپ نے میڈیا کے ذریعے سب سے زیادہ آگاہ کیا ہے، یہاں تک کہ جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیۃ کے اندر جسے اخوانیوں کا گڑھ سمجھا جاتا تھا وہاں سے انکا بالکل صفایا کر دیا۔

یہ خطاب بھی اسی متشدد تنظیم کو ایکسپوز کرنے اور اس سے آگاہ کرنے کی ایک کڑی ہے۔اس خطاب کو مکمل آپ اس لنک پر سن سکتے ہیں:

https//:youtu.be/IdNc5-Q9RaU

شیخ نے اس خطاب کے اندر جہاں دین اسلام کے حقیقی چہرے کو دکھایا ہے، صحیح اسلامی عقیدے اور سلفی منہج کو واضح کیا ہے وہیں دوسری طرف منحرف اور باطل افکار کی حامل تنظیموں کی بھی قلعی اتاری ہے، بطور خاص دین کے نام پر تجارت کرنے والی خارجی اخوانی تنظیم کہ جسکے باطل افکار اور فاسد عزائم کو کھول کر رکھ دیا ہے۔

دعاء کرتا ہوں کہ اللہ رب العالمین اس رسالے کو نفع بخش بنائے، اور تمام مسلمانوں کو ہر شر وفتن سے محفوظ رکھے۔آمین

کتبہ:

د/اجمل منظور المدنی

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین، وبعد:

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ بتاتے ہوئے بڑی فرحت اور مسرت ہو رہی ہے کہ یہاں آپ حضرات کے بیچ میں ریاض کے اندر واقع عظیم الشان جامع مسجد ترکی بن عبداللہ میں خطاب کرنے کا شرف حاصل کر رہا ہوں، اس مجلس کی اہمیت اور رونق میں مزید اضافہ ہوا ہے کہ ہم اپنے قدوہ اور امام شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ آل شیخ کی سرپرستی اور اشراف میں اکٹھا ہوئے ہیں، آپ مملکت سعودی عرب کے مفتی عام اور کبار علماء کمیٹی کے چیئرمین ہیں، ساتھ ہی ادارہ علمی بحوث اور افتاء کے صدر بھی ہیں، آپ پورے اخلاص اور صدق دل سے تن من دھن کے ساتھ اپنے فرائض نبھا رہے ہیں۔

آپ کے سامنے مجھ ناچیز کو کچھ بولنے کی ہمت نہیں، مگر چونکہ یہ ذمہ داری آپ ہی کی طرف سے دی گئی اور مجھے خطاب کرنے کا مکلف بنایا گیا اسلئے اسکے سوا کوئی چارہ نہ رہا کہ میں اپنی ذمہ داری نبھاتے ہوئے خطاب کیلئے آگے آؤں اور اپنے اوپر واجب ذمیداری اور نصیحت وخیر خواہی کا فریضہ انجام دوں۔

محترم حضرات! جس موضوع پر خطاب کرنے کیلئے مجھے مکلف بنایا گیا ہے وہ بہت ہی حساس اور سنگین ہے، یہ ایسا موضوع ہے جو زبان زد خاص وعام ہے، جو حالیہ ایام میں ہر کسی کا موضوع محفل ہے، اس موضوع پر باتیں بہت ہو رہی ہیں، لوگ اس تعلق سے بہت زیادہ سوالات کر رہے ہیں، اس تعلق افراط وتفریط سے کام لیا جا رہا ہے، اس لئے ضروری ہوا کہ اس موضوع پر ٹو دی پوائنٹ بات کی جائے اور اسکی حقیقت لوگوں کے سامنے واضح کی جائے، اس کے سربستہ ہائے راز کو سامنے لایا جائے اور اسکی عیاریوں کو طشت از بام کیا جائے، تاکہ لوگ اس سے آگاہ رہیں اور سیدھی راہ سے بھٹکنے نہ پائیں، لوگ معتدل مزاج اور علمی اسلوب پر قائم رہیں، تقوی اور نیکی کی بنیاد پر ایک دوسرے کا تعاون کریں، برائی اور زیادتی کی بنیاد پر ایک دوسرے کا تعاون نہ کریں، ارشاد باری تعالی ہے: (وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ

وَالتَّقْوَى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ)

ترجمہ: نیکی اور پرہیزگاری میں ایک دوسرے کی امداد کرتے رہو اور گناہ اور ظلم وزیادتی میں مدد نہ کرو، اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، بے شک اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے (المائدہ: ۲)۔

یہ حساس موضوع ایسی جماعت سے متعلق ہے جس کے بارے میں ہر کوئی جانتا ہے، یہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ میں اس کے بارے میں نہیں جانتا یا یہ کہ اس کے بارے میں نہیں سنا، یا مجھے اسکے خطرے کا احساس نہیں ہے۔ چنانچہ اس گفتگو کیلئے جو عنوان منتخب کیا گیا ہے وہ یہ ہے: (اخوانی تنظیم: حقیقت، خطرات اور اندیشے)۔

ضروری ہے کہ اس موضوع پر گفتگو کرتے وقت اس جماعت کے حقائق کو لوگوں کے سامنے پیش کیا جائے، اصول کی طرف رجوع کیا جائے اور اس کے خطرات سے آگاہ کیا جائے اور ان ساری باتوں کو معتمد مصادر و مراجع کی روشنی میں بیان کیا جائے۔

میں جو بھی بات پیش کروں گا، جو بھی قول نقل کروں گا اور جو بھی حقائق بیان کروں گا وہ انہیں کی کتابوں سے ہوں گے، انہیں کھ رسالوں اور تحریروں سے ہوں گے، انہیں کے خطابات اور مناظرات سے ہوں گے۔

اس جماعت سے متعلق میری گفتگو درج ذیل امور پر مرکوز ہوگی، طلبہ سے میری گزارش ہے کہ انہیں وہ نوٹ کرلیں تاکہ انہیں یاد رکھ سکیں، ممکن ہے اس خطاب کے آخر میں سوالات کئے جائیں۔

پہلا مسئلہ: وہ قطعی نصوص اور دلائل جو جماعت اور اجتماعیت کی فضیلت پر نیز اسکے وجوب پر دلالت کرتے ہیں، اور اختلاف وانتشار سے بچنا اور ان سے آگاہ کرنا۔

دوسرا مسئلہ: صحیح شرعی جماعت: اسکا مفہوم اور اسے لازم پکڑنے کا حکم۔

تیسرا مسئلہ: اخوانی جماعت سے متعلق مناسب اصطلاح اور نام کا استعمال کرنا۔

چوتھا مسئلہ: اخوانی تنظیم کی بنیاد اور نشو ونما۔

پانچواں مسئلہ: اخوانی جماعت کی نمایاں شخصیات۔

چھٹا مسئلہ: اس تنظیم کی بنیاد اور اسکے وجود کے اہداف و مقاصد۔

ساتواں مسئلہ: اس خلافت مزعومہ کی حقیقت جسکے لئے یہ جماعت کوشاں ہے۔

آٹھواں مسئلہ: کیا یہ جماعت واقعی نفاذ شریعت کیلئے کام کرتی ہے جس کا یہ نعرہ لگاتی ہے۔

نواں مسئلہ: ان وسائل و ذرائع کا بیان جن کی بنیاد پر یہ جماعت مزعومہ خلافت کے نام پر اپنے اہداف و مقاصد کو حاصل کرتی ہے۔

دسواں مسئلہ: اخوانی جماعت کے نزدیک تربیتی پروگرام اور اسکی حقیقت۔

گیارہواں مسئلہ: مملکت سعودی عرب کے اندر اخوانی جماعت کے افکار و نظریات کی اشاعت کے طریقے اور مناہج۔

بارہواں مسئلہ: جہاں بھی اور جس بھی ملک میں یہ جماعت پائی جاتی ہے اس ملک کے حساس اداروں اور محکموں تک پہونچنے اور انکے اندر اثر و رسوخ قائم کرنے کیلئے اس جماعت کے ذمیداران کی حریصانہ کوشش اور محنت۔

تیرہواں مسئلہ: لوگوں پر اپنا اثر ڈالنے کیلئے اس جماعت کا منہج اور طریقہ۔

چودہواں مسئلہ: اخوانی تنظیم اور روافض: آپسی تعلقات اور سازشیں۔

پندرہواں مسئلہ: اخوانی تنظیم اور سروری جماعت۔

سولہواں مسئلہ: اخوانی تنظیم اور سروری جماعت کے درمیان تعلقات کے بنیادی نقطے۔

سترہواں مسئلہ: اخوانی جماعت کے پراسرار تنظیمی خلیے۔

اٹھارہواں مسئلہ: حکام سے متعلق اخوانی جماعت کا موقف۔

انیسواں مسئلہ: محققین علمائے امت سے متعلق اخوانی جماعت کا موقف۔

بیسواں مسئلہ: اخوانی جماعت کے نزدیک بیعت کی حقیقت، اسکے ارکان اور مفاسد۔

اکیسواں مسئلہ: اخوانی جماعت اور فقہ الواقع۔

بائیسواں مسئلہ: اخوانی تنظیم تمام غالی متشدد تنظیموں کا چھتر چھایہ اور سر پرست ہے۔

تیئیسواں مسئلہ: اخوانی جماعت اور خودکش حملے: اسکے جواز کا فتوی اور اخوانی علماء کے اقوال۔

چوبیسواں مسئلہ: اخوانی جماعت اور افراد، سماج، ممالک اور حکام میں سے جو بھی اسکی راہ کی رکاوٹ بنے اسکے تعلق سے اس تنظیم کا موقف۔

پچیسواں مسئلہ: اخوانی جماعت سے متعلق علمائے محققین کا موقف۔

چھبیسواں مسئلہ: اخوانی جماعت سے بچنے اور اس سے آگاہ کرنے کے طریقے اور وسائل۔

یہ چھبیس مسائل اخوانی جماعت کے تعلق سے ہیں جنہیں میں نے قلم بند کیا ہے، ان میں سے کوئی بھی بات میری طرف سے نہیں ہے، بلکہ اسی جماعت کے رہنماؤں، ذمیداران، مرشدین اور محققین علمائے امت کے اقوال کی روشنی میں جمع کیا ہے جو موضوعی، علمی اور حقائق پر مبنی ہیں، ان شاء اللہ اسے جلد ہی کتابی شکل دی جائے گی۔

اب آگے ان شاء اللہ مذکورہ مسائل پر ایک ایک کرکے تفصیلی گفتگو کی جائے گی، مگر قبل اس کے کہ ان مسائل پر گفتگو کروں میں چاہتا ہوں کہ ان پر ایک سرسری سوال کروں تاکہ معلوم ہو کہ یہاں پر ہماری حاضری مفید اور بارآور ہے ایسا نہیں کہ ہم صرف پروگرام دیکھنے آئے ہیں، اور جو صحیح جواب دے گا انہیں باذن اللہ قیمتی انعامات سے نوازا جائے گا۔

میرا پہلا سوال یہ ہیکہ مذکورہ مسائل میں چوبیسواں مسئلہ کیا ہے جس پر ہماری گفتگو ہونے والی ہے؟

......ماشاء اللہ......بہت بہتر۔ جواب صحیح ہے یعنی اخوانی جماعت اور افراد، سماج، ممالک اور حکام

میں سے جو بھی اسکی راہ کی رکاوٹ بنے اسکے تعلق سے اس تنظیم کا موقف۔ٹھیک ہے،ان کا نام نوٹ کرلیں۔

ہمارا دوسرا سوال یہ ہے کہ مذکورہ مسائل میں نواں، دسواں اور گیارہواں، یہ تینوں مسائل کیا ہیں؟ جی فرمائیں، ہاں بہتر جواب ہے، یعنی نواں مسئلہ: ان وسائل و ذرائع کا بیان جن کی بنیاد پر یہ جماعت مزعومہ خلافت کے نام پر اپنے اہداف و مقاصد کو حاصل کرتی ہے۔ دسواں مسئلہ: اخوانی جماعت کے نزدیک تربیتی پروگرام اور اسکی حقیقت۔گیارہواں مسئلہ: مملکت سعودی عرب کے اندر اخوانی جماعت کے افکار و نظریات کی اشاعت کے طریقے اور مناہج۔ٹھیک ہے،ان کا بھی نام نوٹ کرلیں۔

میرا تیسرا سوال یہ ہے کہ مذکورہ مسائل میں پہلا، دوسرا اور تیسرا مسئلہ کیا ہے؟ جی فرمائیں،ٹھیک ہے، یعنی پہلا مسئلہ: وہ قطعی نصوص اور دلائل جو جماعت اور اجتماعیت کی فضیلت پر نیز اسکے وجوب پر دلالت کرتے ہیں، اور اختلاف و انتشار سے بچنا اور ان سے آگاہ کرنا۔ دوسرا مسئلہ: صحیح شرعی جماعت: اسکا مفہوم اور اسے لازم پکڑنے کا حکم۔تیسرا مسئلہ: اخوانی جماعت سے متعلق اصطلاح اور نام کا استعمال کرنا۔ بارک اللہ فیک۔

میرا چوتھا اور آخری سوال یہ ہے کہ انیسواں، بیسواں اور اکیسواں مسئلہ کیا ہے؟ جی فرمائیں،ٹھیک ہے، یعنی انیسواں مسئلہ: محققین علمائے امت سے متعلق اخوانی جماعت کا موقف۔بیسواں مسئلہ: اخوانی جماعت کے نزدیک بیعت کی حقیقت، اسکے ارکان اور مفاسد۔ اکیسواں مسئلہ: اخوانی جماعت اور رفقۃ الواقع۔ بارک اللہ فیک۔

اب ہم مذکورہ مسائل پر ایک ایک کرکے تفصیلی گفتگو کریں گے۔

پہلا مسئلہ:

وہ قطعی نصوص اور دلائل جو جماعت اور اجتماعیت کی فضیلت پر نیز اسکے وجوب پر دلالت کرتے ہیں، اور اختلاف وانتشار سے بچنا اور ان سے آگاہ کرنا۔

چنانچہ جب آپ جماعت اور اجتماعیت سے متعلق کتاب وسنت اور سلف امت سے وارد نصوص پر غور کریں گے تو آپ پائیں گے کہ یہ نصوص تواتر کے ساتھ جماعت اور اجتماعیت اور اتفاق واتحاد کی فضیلت پر دلالت کرتے ہیں، ساتھ ہی اختلاف وانتشار اور تفرقہ بازی وحزبیت سے آگاہ کرتے ہیں، ان نصوص میں ہم سب سے پہلے کتاب اللہ سے نقل کریں گے:

۱- ارشاد باری تعالی ہے: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ[102] وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلَى شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِنْهَا كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ) ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے اتنا ڈرو جتنا اس سے ڈرنا چاہیئے اور دیکھو مرتے دم تک مسلمان ہی رہنا[102]۔ اللہ تعالیٰ کی رسی کو سب مل کر مضبوط تھام لو اور پھوٹ نہ ڈالو، اور اللہ تعالیٰ کی اس وقت کی نعمت کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے، تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی، پس تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہوگئے، اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پہنچ چکے تھے تو اس نے تمہیں بچالیا۔ اللہ تعالیٰ اسی طرح تمہارے لئے اپنی نشانیاں بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔ (آل عمران: ۱۰۳)۔

۲- مزید ارشاد باری تعالی ہے: (مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ) ترجمہ: ان لوگوں میں سے جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کردیا اور خود بھی

گروہ گروہ ہو گئے ہر گروہ اس چیز پر جو اس کے پاس ہے مگن ہے(الروم:۳۲)۔

۳- مزید ارشاد باری تعالی ہے:(إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ) ترجمہ: بے شک جن لوگوں نے اپنے دین کو جدا جدا کر دیا اور گروہ گروہ بن گئے، آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں بس ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حوالے ہے۔ پھر ان کو ان کا کیا ہوا جتلا دیں گے(الأنعام:۱۵۹)۔

دوسرے نمبر پر ہم سنت رسول سے دلائل پیش کریں گے، اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اندر جماعت واجتماعیت کو لازم پکڑنے اور اسکی اہمیت پر بہت سے نصوص موجود ہیں، مگر یہاں پر ہم اختصار سے ان میں سے چند ایک کا ذکر کریں گے کیوں کہ ہمارا مقصد انکا استیعاب نہیں بلکہ استدلال واختصار ہے اور وہ درج ذیل ہیں:

۱-مسند احمد، موطا امام مالک اور صحیح مسلم (۱۷۱۵) میں وارد ہوا ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّ اللَّهَ يَرْضَى لَكُمْ ثَلَاثًا وَيَكْرَهُ لَكُمْ ثَلَاثًا، فَيَرْضَى لَكُمْ أَنْ تَعْبُدُوهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَأَنْ تَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا، وَلَا تَفَرَّقُوا، وَيَكْرَهُ لَكُمْ قِيلَ، وَقَالَ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةِ الْمَالِ ".

ترجمہ: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے تمہاری تین باتوں سے اور ناخوش ہوتا ہے تین باتوں سے۔ خوش ہوتا ہے اس سے کہ تم عبادت کرو اس کی اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ اس کی رسی سب مل کر پکڑے رہو۔ (یعنی قرآن پر عمل کرتے رہو) اور پھوٹ مت ڈالو۔ اور ناخوش ہوتا ہے بے فائدہ گفتگو سے اور بہت پوچھنے سے (یعنی ان مسائل کا پوچھنا جن کی ضرورت نہ ہو یا ان باتوں کا جن کی حاجت نہ ہو۔ اور جن کا پوچھنا دوسرے

کو ناگوار گزرے) اور مال کے تباہ کرنے سے۔" (یعنی بے فائدہ اٹھانے سے جو نہ دنیا میں کام آئے نہ عقبیٰ میں جیسے پتنگ بازی، آتش بازی میں)۔

۲-مشہور حدیث جو متواتر ہے جو مسانید اور سنن میں موجود ہے اور جسے ۲۲ / سے زیادہ صحابہ نے روایت کیا ہے جن میں ابن عمر، ابن عباس اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ، زید بن ثابت اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔ یہاں پر سنن ابن ماجہ (۲۳۰) کے الفاظ نقل کر رہا ہوں:

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :" نَضَّرَ اللَّهُ امْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِي فَبَلَّغَهَا ، فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَيْرِ فَقِيهٍ، وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ"، زَادَ فِيهِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ:" ثَلَاثٌ لَا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ، إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلَّهِ، وَالنُّصْحُ لِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ، وَلُزُومُ جَمَاعَتِهِمْ ".

ترجمہ: سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ اس شخص کو تروتازہ رکھے جس نے میری کوئی حدیث سنی اور اسے دوسروں تک پہنچایا، اس لیے کہ بعض علم رکھنے والے خود فقیہ نہیں ہوتے ہیں، اور بعض علم کو اپنے سے زیادہ فقیہ تک پہنچاتے ہیں"۔ علی بن محمد نے اپنی روایت میں اتنا مزید کہا: تین چیزیں ہیں کہ ان میں کسی مسلمان کا دل خیانت نہیں کرتا، ہر نیک کام محض اللہ کی رضا کے لیے کرنا، مسلمانوں کے اماموں اور سرداروں کی خیر خواہی چاہنا، مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ ہمیشہ رہنا، ان سے جدا نہ ہونا۔

(حدیث سے علم دین اور اس کی تبلیغ کی فضیلت معلوم ہوئی، نیز معلوم ہوا کہ اجتہاد کا دروازہ بند نہیں ہوگا، قرآن وحدیث کی تعلیم وتبلیغ کی ترغیب کے ساتھ ساتھ اس میں بشارت ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے زمانہ کے بعد بھی بہت سارے لوگ دین میں تفقہ و بصیرت حاصل کریں گے، اور مشکل مسائل کا حل قرآن وحدیث سے تلاش کیا کریں گے، اور یہ محدثین کا گروہ ہے، ان کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

نے دعائے خیر فرمائی، اور یہ معاملہ قیامت تک جاری رہے گا، اور اس میں ان لوگوں کی تردید بھی ہے جو اجتہاد کے دروازہ کو بغیر کسی شرعی دلیل کے بند کہتے ہیں۔ مترجم)۔

۳- یہ روایت سنن ترمذی (۲۶۵۸) کی ہے:

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " نَضَّرَ اللَّهُ امْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَاهَا وَحَفِظَهَا وَبَلَّغَهَا فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ، ثَلَاثٌ لَا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ: إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلَّهِ، وَمُنَاصَحَةُ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ، وَلُزُومُ جَمَاعَتِهِمْ، فَإِنَّ الدَّعْوَةَ تُحِيطُ مِنْ وَرَائِهِمْ ".

ترجمہ: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ اس شخص کو تروتازہ رکھے جو میری بات کو سنے اور توجہ سے سنے، اسے محفوظ رکھے اور دوسروں تک پہنچائے، کیونکہ بہت سے علم کی سمجھ رکھنے والے علم کو اس تک پہنچا دیتے ہیں جو ان سے زیادہ سوجھ بوجھ رکھتے ہیں۔ تین چیزیں ایسی ہیں جن کی وجہ سے ایک مسلمان کا دل دھوکہ نہیں کھا سکتا، (۱) عمل خالص اللہ کے لیے (۲) مسلمانوں کے ائمہ کے ساتھ خیر خواہی (۳) اور مسلمانوں کی جماعت سے جڑ کر رہنا، کیونکہ دعوت ان کا چاروں طرف سے احاطہ کرتی ہے“۔

۴- ابن ابی عاصم (کتاب السنہ: ۱/ ۷) نے متعدد سندوں سے اور ابو داود (۴۵۹۷) نیز اصحاب سنن نے درج ذیل حدیث کو روایت کیا ہے:

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، أَنَّهُ قَامَ فِينَا، فَقَالَ: أَلَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِينَا، فَقَالَ: " أَلَا إِنَّ مَنْ قَبْلَكُمْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ افْتَرَقُوا عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، وَإِنَّ هَذِهِ الْمِلَّةَ سَتَفْتَرِقُ عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ: ثِنْتَانِ

وَسَبْعُونَ فِي النَّارِ، وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَهِيَ الْجَمَاعَةُ، زَادَ ابْنُ يَحْيَى، وَعَمْرٌو فِي حَدِيثَيْهِمَا: وَإِنَّهُ سَيَخْرُجُ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ تَجَارَى بِهِمْ تِلْكَ الْأَهْوَاءُ كَمَا يَتَجَارَى الْكَلْبُ لِصَاحِبِهِ، وَقَالَ عَمْرٌو: الْكَلْبُ بِصَاحِبِهِ لَا يَبْقَى مِنْهُ عِرْقٌ وَلَا مَفْصِلٌ إِلَّا دَخَلَهُ".

ترجمہ: ابو عامر عبداللہ بن لحی حمصی ہوزنی کہتے ہیں کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے ہمارے درمیان کھڑے ہو کر کہا: سنو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا: "سنو! تم سے پہلے جو اہل کتاب تھے، بہتر (۷۲) فرقوں میں بٹ گئے، اور یہ امت تہتر (۷۳) فرقوں میں بٹ جائے گی، بہتر فرقے جہنم میں ہوں گے اور ایک جنت میں اور یہی (الجماعہ) ہے"۔ "اور عنقریب میری امت میں ایسے لوگ نکلیں گے جن میں گمراہیاں اسی طرح سمائی ہوں گی، جس طرح کتے کا اثر اس شخص پر چھا جاتا ہے جسے اس نے کاٹ لیا ہو"۔ اور عمرو کی روایت میں یہ بھی ہے: کوئی رگ اور کوئی جوڑ ایسا باقی نہیں رہتا جس میں اس کا اثر داخل نہ ہوا ہو۔ (یعنی جس طرح کتے کا زہر رگ وریشہ میں سرایت کر جاتا ہے، اسی طرح بدعتیں ان کے رگ وریشہ میں سما جاتی ہیں)۔

بہت ہی عظیم کلام ہے رحیم وشفیق نبی کی طرف سے جنہوں نے اپنی امت کو رہنمائی فرمائی ہے جو اسکے لئے دنیا وآخرت دونوں جگہ نجات کا ذریعہ ہو، ساتھ ہی وہ شرور وفتن سے بچ سکیں، اور ان داعیوں سے جو دوزخ کے دروازوں پر کھڑے ہو کر اپنی طرف بلا رہے ہیں اور جو انکی بات سنتے ہیں وہ انہیں ہلاکتوں میں ڈال دیتے ہیں، انہیں ہلاکتوں اور شرور وفتن کی طرف اس وقت بہت ساری جماعتیں اور تنظیمیں دعوت دے رہی ہیں جن میں سر فہرست اور نمایاں جماعت اخوانی تنظیم ہے، لیکن اگر آپ کتاب وسنت کو سمجھتے ہیں اور اسی کے مطابق پیرا ہیں تو ان جماعتوں کے شرور وفتن سے محفوظ رہیں گے۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اور عنقریب میری امت میں ایسے لوگ نکلیں گے جن

میں گمراہیاں اسی طرح سمائی ہوں گی، جس طرح کتے کا اثر اس شخص پر چھا جاتا ہے جسے اس نے کاٹ لیا ہو)۔

دراصل انکی یہی گمراہی، کج روی اور خواہشات نفسانی ہے جسکی وجہ سے یہ اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین کی مخالفت کرتے ہیں، جیسا کہ اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا ہے: (أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ وَأَضَلَّهُ اللَّهُ عَلَىٰ عِلْمٍ وَخَتَمَ عَلَىٰ سَمْعِهِ وَقَلْبِهِ وَجَعَلَ عَلَىٰ بَصَرِهِ غِشَاوَةً فَمَن يَهْدِيهِ مِن بَعْدِ اللَّهِ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ) ترجمہ: کیا آپ نے اسے بھی دیکھا؟ جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنا رکھا ہے اور باوجود سمجھ بوجھ کے اللہ نے اسے گمراہ کر دیا ہے اور اس کے کان اور دل پر مہر لگا دی ہے اور اس کی آنکھ پر بھی پردہ ڈال دیا ہے، اب ایسے شخص کو اللہ کے بعد کون ہدایت دے سکتا ہے (الجاثیہ: ۲۳)۔

مزید ارشاد باری تعالی ہے: (فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ) ترجمہ: تو جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ متشابہات کا اتباع کرتے ہیں تاکہ فتنہ برپا کریں اور مراد اصلی کا پتہ لگائیں۔ (آل عمران: ۷)۔

یہ خواہشات نفسانی اس قدر دقیق اور بھیانک ہوتی ہے کہ ان کے دل کی گہرائیوں میں نیز انکے افکار وقلوب کے اندر سما جاتی ہے، یہاں تک کہ ان کے رگ وریشے میں پیوست ہو جاتی ہے اور وہ وہی بولتے اور عمل کرتے ہیں جو انکی خواہشات نفس ان سے چاہتی ہے، اس طرح یہ خواہشات نفسانی ایسے لوگوں اور جماعتوں وتنظیموں کیلئے داء الکلب بن جاتی ہے، اور یہ ایسی بیماری ہے جو ایسے شخص کو لاحق ہوتی ہے جسے پاگل کتے نے کاٹ لیا ہو، پھر یہ بیماری اس شخص کے رگ وریشے میں سما جاتی ہے اور وہ شخص اسی بیماری کے زیر اثر آجاتا، بالکل اسی طرح خواہشات نفسانی کا جن کسی شخص پر غلبہ ہوتا ہے تو وہ بھی اسی کے زیر اثر آجاتا ہے اور وہی کچھ کہتا اور کرتا ہے جو خواہشات نفسانی چاہتی ہے۔

اور یہ معلوم ہے کہ کتے کی بیماری داء الکلب جسے لگ جاتی ہے اسکا انجام بالآخر ہلاکت ہوتا ہے، اس لئے کہ اس بیماری میں آدمی پیاسا ہو جاتا ہے اور وہ کتنا ہی پانی اور دیگر مشروبات پہ لے کبھی سیراب نہیں ہوتا، وہ پانی پیتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ بیماری اسے موت کے گھاٹ اتار دیتی ہے۔

اس طرح یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے تشبیہ بلیغ اور بہت ہی دقیق تصویر کشی ہے جس کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان افکار ونظریات اور شبہات وشہوات سے آگاہ کیا جو امت کے اندر داخل ہو کر ہلاکت کے قریب کر سکتے ہیں، اور آج مختلف تنظیموں، جماعتوں اور احزاب وملیشیات کی شکل میں بہت سے سر پھرے امت مسلمہ کے وبال جان بنے ہوئے ہیں، اور اعدائے اسلام کے ہاتھوں کا کھلونا بن کر مسلمانوں کی تباہی کا سامان ہیں، جن کا واحد مقصد صحیح اسلام کو عقیدے، منہج اور اخلاق کے اعتبار سے مٹانا ہے۔ حوادث وواقعات اور تجربات اس پر شاہد ہیں۔

۵- صحیحین میں وارد ہوا ہے:

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ، يَقُولُ: " كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ، وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ، وَشَرٍّ فَجَاءَنَا اللَّهُ بِهَذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ؟، قَالَ: نَعَمْ، فَقُلْتُ: هَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ؟، قَالَ: نَعَمْ وَفِيهِ دَخَنٌ، قُلْتُ: وَمَا دَخَنُهُ؟، قَالَ: قَوْمٌ يَسْتَنُّونَ بِغَيْرِ سُنَّتِي، وَيَهْدُونَ بِغَيْرِ هَدْيِي تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ، فَقُلْتُ: هَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟، قَالَ: نَعَمْ دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، صِفْهُمْ لَنَا، قَالَ: نَعَمْ، قَوْمٌ مِنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُونَ بِأَلْسِنَتِنَا، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَمَا تَرَى إِنْ أَدْرَكَنِي ذَلِكَ؟، قَالَ: تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ، فَقُلْتُ: فَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ؟،

قَالَ: فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا، وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ عَلَى أَصْلِ شَجَرَةٍ حَتَّى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ".

ترجمہ: سیدنا حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھلی باتوں کو پوچھا کرتے اور میں بری بات کو پوچھتا اس ڈر سے کہیں برائی میں نہ پڑ جاؤں۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم جاہلیت اور برائی میں تھے پھر اللہ تعالیٰ نے ہم کو یہ بھلائی دی (یعنی اسلام) اب اس کے بعد بھی کچھ برائی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لیکن اس میں دھبہ ہے۔" میں نے کہا: وہ دھبہ کیسا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ایسے لوگ ہوں گے جو میری سنت پر نہیں چلیں گے اور میرے طریقہ کے سوا اور راہ پر چلیں گے ان میں اچھی باتیں بھی ہوں گی اور بری بھی۔" میں نے عرض کیا، پھر اس کے بعد برائی ہوگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہاں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو جہنم کے دروازے کی طرف لوگوں کو بلائیں گے جو ان کی بات مانے گا اس کو جہنم میں ڈال دیں گے۔" میں نے کہا: یارسول اللہ! ان لوگوں کا حال ہم سے بیان فرمایئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ان کا رنگ ہمارا سا ہی ہوگا اور ہماری ہی زبان بولیں گے۔" میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر اس زمانہ کو میں پاؤں تو کیا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہ اور ان کے امام کے ساتھ رہ۔" کہا: اگر جماعت اور امام نہ ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تو سب فرقوں کو چھوڑ دے اور اگرچہ ایک درخت کی جڑ دانت سے چباتا رہے مرتے دم تک۔" (صحیح مسلم: ۱۸۴۷)۔

یہ بہت ہی عظیم حدیث ہے بلکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دلائل نبوت اور پیشین گوئیوں میں سے ہے جن میں سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کے سوالات کے جوابات میں سے بعض تو آخری زمانے میں واقع ہوئی ہیں اور اس طرح وہ پیشین گوئیاں پوری ہوئیں، اس لئے اس وقت ہم پر واجب ہو جاتا ہے کہ اس طرح کی قیمتی حدیثیں لوگوں کے سامنے لائیں، ان سے مستفاد احکام و مسائل کو بیان کریں، بلکہ ایسی

حدیثوں کو ہم اپنے مدارس و جامعات میں، اپنی مجلسون اور پروگراموں میں، ساتھیوں میں، گھروں میں ہر ایک سے بیان کریں اور اس سے مستنبط مسائل اور احکام کو واضح کریں تاکہ ہم ان شرور وفتن سے محفوظ رہ سکیں جن میں ہمارے پڑوسی ممالک واقع ہو چکے ہیں۔ اگر ہم ایسا نہیں کریں گے تو خود ہی کو ملامت کرنا پڑے گا، ہم کسی کو ذمہ دار نہیں ٹھہرا سکتے، کیونکہ اس وقت اس فتنے نے ہمیں گھیر رکھا ہے بلکہ ہمارے بعض نوجوان ہمارے جگر کے ٹکڑے اس فتنے میں واقع ہو چکے ہیں۔

۶-صحیح مسلم کے اندر وارد ہوا ہے:

عَنْ عَرْفَجَةَ بْنِ شُرَيْحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: " إِنَّهُ سَتَكُونُ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ، فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُفَرِّقَ أَمْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَهِيَ جَمِيعٌ، فَاضْرِبُوهُ بِالسَّيْفِ كَائِنًا مَنْ كَانَ ".

ترجمہ: سیدنا عرفجہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ "قریب ہیں فتنے اور فساد پھر جو کوئی چاہے اس امت کے اتفاق کو بگاڑنا تو اس کو تلوار سے مارو چاہے جو کوئی بھی ہو۔" (صحیح مسلم: ۱۸۵۲)۔

اور سنن نسائی (۴۰۲۶) کے الفاظ کچھ اس طرح وارد ہوئے ہیں: (فَمَنْ رَأَيْتُمُوهُ يُرِيدُ تَفْرِيقَ أَمْرِ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ جَمِيعٌ فَاقْتُلُوهُ كَائِنًا مَنْ كَانَ مِنَ النَّاسِ) ترجمہ: تو تم جسے دیکھو کہ وہ امت محمدیہ میں اختلاف اور تفرقہ پیدا کر رہا ہے جب کہ وہ متفق ومتحد ہیں تو اسے قتل کردو خواہ وہ کوئی بھی ہو۔

یہ شرعی قطعی حکم ہے اس ذات محترم کی طرف سے جو وحی کے ذریعے بات کرتا ہے، جسکی بات کبھی غلط نہیں ہوتی، ارشاد باری تعالی ہے: (وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَى[3] إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَى) ترجمہ: اور نہ وہ اپنی خواہش سے کوئی بات کہتے ہیں [3] وہ تو صرف وحی ہے جو اتاری جاتی ہے۔ (النجم: ۴)۔

۷-امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ اگر جنت کی خواہش ہے تو جماعت کو لازم پکڑو، پوری تفصیل اس روایت کے اندر موجود ہے:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: خَطَبَنَا عُمَرُ بِالْجَابِيَةِ، فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي قُمْتُ فِيكُمْ كَمَقَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا، فَقَالَ: " أُوصِيكُمْ بِأَصْحَابِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَفْشُو الْكَذِبُ، حَتَّى يَحْلِفَ الرَّجُلُ وَلَا يُسْتَحْلَفُ وَيَشْهَدَ الشَّاهِدُ وَلَا يُسْتَشْهَدُ، أَلَا لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ، عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَإِيَّاكُمْ وَالْفُرْقَةَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ وَهُوَ مِنَ الِاثْنَيْنِ أَبْعَدُ، مَنْ أَرَادَ بُحْبُوحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ، مَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَذَلِكَ الْمُؤْمِنُ ".

ترجمہ: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ مقام جابیہ میں (میرے والد) عمر رضی اللہ عنہ ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے، انہوں نے کہا: لوگو! میں تمہارے درمیان اسی طرح (خطبہ دینے کے لیے) کھڑا ہوا ہوں جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں تمہیں اپنے صحابہ کی پیروی کی وصیت کرتا ہوں، پھر ان کے بعد آنے والوں (یعنی تابعین) کی پھر ان کے بعد آنے والوں (یعنی تبع تابعین) کی، پھر جھوٹ عام ہو جائے گا، یہاں تک کہ قسم کھلائے بغیر آدمی قسم کھائے گا اور گواہ گواہی طلب کیے جانے سے پہلے ہی گواہی دے گا، خبردار! جب بھی کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ خلوت میں ہوتا ہے تو ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے، تم لوگ جماعت کو لازم پکڑو اور پارٹی بندی سے بچو، کیونکہ شیطان اکیلے آدمی کے ساتھ رہتا ہے، دو کے ساتھ اس کا رہنا نسبتاً زیادہ دور کی بات ہے، جو شخص جنت کے درمیانی حصہ میں جانا چاہتا ہو وہ جماعت سے لازمی طور پر جڑا رہے اور جسے اپنی نیکی سے خوشی ملے اور گناہ سے غم لاحق ہو حقیقت میں وہی

مومن ہے"۔(سنن ترمذی:۲۱۶۵)۔شیخ البانی نے صحیح کہا ہے۔

دوسرا مسئلہ:

صحیح شرعی جماعت: اسکا مفہوم اور اسے لازم پکڑنے کا حکم:

جماعت کا اطلاق اپنے عام مفہوم میں دو چیزوں پر ہوتا ہے:

پہلی چیز:

نماز کی جماعت: جسے جماعت صغری کہتے ہیں، یہ ایک امام اور مقتدیوں سے عبارت ہے، اس کے اندر مقتدیوں پر واجب ہے کہ وہ امام کی اتباع کریں اور اسکی مخالفت نہ کریں، صحیح بخاری (۷۳۴) میں اس تعلق سے یہ حدیث وارد ہوئی ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:" إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا، وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ".

ترجمہ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امام اس لیے ہے کہ اس کی پیروی کی جائے، اس لیے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو۔جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ (سمع اللہ لمن حمدہ) کہے تو تم (ربنا ولک الحمد) اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

اسی طرح ایک حدیث مسند احمد اور سنن ابن ماجہ (۸۵۰) کے اندر وارد ہوا ہے:

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:" مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ،

فَإِنَّ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ".

ترجمہ: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس کے لیے امام ہو تو امام کی قراءت اس کی قراءت ہے"۔ شیخ البانی نے حسن کہا ہے۔

(اس روایت کا معنی یہ ہے کہ صرف سورۃ فاتحہ پڑھے، کچھ اور پڑھنے کی ضرورت نہیں، فاتحہ کافی ہے تاکہ اس کا معنی دوسری احادیث کے مطابق ہو جائے۔ مترجم)۔

ان نصوص سے پتہ چلا کہ مقتدی پر واجب ہے کہ وہ امام کی اتباع کرے، اس سے نہ پیچھے رہے اور نہ ہی مسابقت کرے یا آگے بڑھے، اسی طرح برابری کو مکروہ گردانا گیا ہے، حتی کہ اگر امام بھول بھی جائے تو اس میں بھی مقتدی اسکی اتباع کریں گے۔

یہ جماعت جسے جماعت صغری کہا گیا ہے دراصل جماعت کبری کیلئے تربیت اور توجیہ وارشاد نیز طریق و دلیل ہے۔

دوسری چیز:

جماعت کبری: جب امت کے افراد کسی امام وحاکم کی ماتحتی قبول کر کے اکٹھا ہو جائیں، جس کی بات مانی اور سنی جائے، اسکی اطاعت کی جائے، اس جماعت کو لازم پکڑنا اور اسکا احترام کرنا واجب ہے، اسکا دفاع کیا جائے گا اور اسکے خلاف خروج و بغاوت سے بچا جائے گا، خواہ اسکے اسباب کچھ بھی موجود ہوں، اس بارے میں کتاب وسنت سے دلائل بھرے پڑے ہیں، ان میں سے کچھ کا ذکر ہو چکا ہے اور یہاں پر ہم بتائیں گے کہ امام نووی نے شرح مسلم کے اندر ان روایتوں کے تحت جن میں جماعت کو لازم پکڑنے کی بات وارد ہوئی ہے، یہ باب قائم کیا ہے: (باب وجوب ملازمة جماعة المسلمين عند ظهور الفتن وفي كل حال، وتحريم الخروج من الطاعة ومفارقة الجماعة)

ترجمہ: فتنوں کے وقت بلکہ ہر حال میں مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑنے کے وجوب، اس جماعت کی

اطاعت سے خروج کرنے نیز اس سے جدا ہونے کی حرمت کا بیان۔ دیکھیں: صحیح مسلم بشرح النووی: ۱۲/ ۲۳۷۔

اس طرح دلائل کی روشنی میں صحیح شرعی جماعت کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔

تیسرا مسئلہ:

اخوانی جماعت سے متعلق مناسب اصطلاح اور نام کا استعمال کرنا:

اس جماعت کیلئے یہ الفاظ جسے اس خطاب کے اندر استعمال کیا گیا یا جسے ہم دوسروں کی زبانی سنتے ہیں صحیح اور مناسب نہیں ہے، اسلئے ضروری ہے کہ ہم اسکے لئے وہی وصف اور لفظ استعمال کریں جو اسکے اعمال و اوصاف کے مناسب ہو اور جسے ہم اس جماعت کی کتابوں میں دیکھتے ہیں، اسلئے اس کیلئے مناسب وصف اور لفظ (تنظیم جماعۃ الاخوان المسلمین) یعنی اخوانی تنظیم ہے۔ انہوں نے اس تنظیم کے ساتھ (اخوان المسلمون) کا لاحقہ اس لئے لگایا ہے تاکہ عوام کی ہمدردی حاصل کی جائے، اور انکے جذبات سے کھیلا جائے؛ کیوں کہ پوری دنیا میں مسلمان عام طور پر ایسے چیزوں سے ہمدردی رکھتے ہیں جو انہیں اسلام اور اخوت کے نام دعوت دے، خواہ اسکا تعلق زندگی کے کسی بھی شعبے سے ہو، اس لئے طلبہ کو آگاہ اور متنبہ رہنے کی ضرورت ہے۔

اسی طرح یہ بھی ممکن ہے کہ ہم اس جماعت کو (تنظیم جماعۃ الاخوان المتطرف الارھابی) یعنی اخوانی متشدد دہشت گرد تنظیم کہہ سکتے ہیں، کیونکہ سرکاری اور غیر سرکاری وسائل اور دستاویزات کے ذریعے انکی کارستانیاں پائے ثبوت کو پہونچی ہوئی ہیں جن کا انکار ممکن نہیں، یک ایسے حقائق اور ٹھوس معلومات ہیں جو ناقابل نزاع ہیں۔

چوتھا مسئلہ:

اخوانی تنظیم کی بنیاد اور نشو و نما:

اسے دو قسموں میں تقسیم کر سکتے ہیں:

تنظیم کا آغاز اور اسکی نشو و نما، دوسرے اس نشو و نما میں انحراف کا پایا جانا۔

اس تنظیم کے آغاز کے بارے میں پڑھیں گے تو معلوم ہوگا کہ ابتداء میں رفاہی جمعیت کے نام سے ایک تنظیم بنائی گئی تھی، اسے احمد سکری نام شخص نے بنایا تھا جس کا تعلق اسکندریہ سے تھا، مقصد محتاجوں اور ضرورت مندوں کی مدد کرنا تھا۔

اس کے بعد دوسری قسم کی باری آتی ہے کہ اس تنظیم کے اندر انحراف شروع ہوگیا اور اپنے اصلی مقصد سے یہ تنظیم ہٹ گئی، بایں طور کہ اس تنظیم میں حسن بنا نام کا ایک شخص شامل ہوگیا، اس نے دیکھا کہ یہ تنظیم بہت ہی محدود انداز میں کام کر رہی ہے، اسے وسیع دینا چاہیئے، مگر اس تنظیم کا بانی ویسا نہیں چاہتا تھا، اسکے لئے اس شخص کے خلاف سازش کی گئی اور اسے تنظیم سے نکال دیا گیا، پھر اس رفاہی جمعیت پر مکمل طور پر قبضہ کر لیا گیا اور اسے جمعیت سے جماعت میں تبدیل کر دیا گیا۔

پانچواں مسئلہ:

اخوانی جماعت کی نمایاں شخصیات:

اس تنظیم کے بارے میں مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ اس سے بہت سارے سربراہان اور نمایاں شخصیات جڑے رہے ہیں، جو اپنے آپ کو داعی کہتے ہیں اور دنیا کے بیشتر خطوں میں بکھرے ہوئے ہیں، لیکن یہاں پر میں صرف انہیں دعاۃ اور سربراہان کا ذکر کروں گا جنہیں مرجع کی حیثیت حاصل ہے اور جن پر اس جماعت کی فکر منحصر ہے، اور وہ شخصیات یہ ہیں: جمال الدین افغانی، محمد عبدہ، حسن بنا،

الحزب الوطنی کے رہنما مصطفی کمال، نواب صفوی رافضی دہشت گرد جو ایرانی تنظیم فدائیان اسلام کا سرغنہ تھا، سید قطب، یوسف قرضاوی، علی صلابی لیبی، انکے علاوہ ہروہ شخص اس تنظیم کا حصہ مانا جائے گا جو ان شخصیات کے افکار و نظریات کو مانے گا اور ان پر عمل پیرا ہو گا خواہ وہ اس تنظیم کا کوئی ممبر ہو یا رہنما۔

چھٹا مسئلہ:

اس تنظیم کی بنیاد اور اسکے وجود کے اہداف و مقاصد:

سوال یہ ہیکہ اس جماعت کو کیوں قائم کیا گیا؟ کیا اسے کتاب وسنت پر مبنی دعوت الی اللہ کیلئے قائم کیا گیا یا اسکے اہداف و مقاصد کچھ اور ہیں؟

اس تنظیم کے تعلق سے جو چیز سب سے زیادہ معروف ہے وہ یہ کہ یہ تنظیم مزعومہ خلافت قائم کرنا چاہتی ہے، اور اسکے لئے کوشش کر رہی ہے، شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ نے کہا کہ جہاں تک خلافت کے قیام کی بات ہے تو یہ ایک محال چیز ہے، امام احمد رحمہ اللہ کے زمانے سے لیکر آج تک تمام علمائے امت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ عالم کے اندر جس بھی خطے میں اگر کوئی حاکم غالب آجائے اور لوگ اس سے بیعت کرلیں تو ایسی صورت میں غیر معصیت میں اسکی اطاعت واجب ہوگی۔

ساتواں مسئلہ:

اس خلافت مزعومہ کی حقیقت جسکے لئے یہ جماعت کوشاں ہے:

اسکی حقیقت یہی ہے کہ یہ جس خلافت اور حکومت کیلئے کوشاں ہیں جو صریح خطا اور غلطی پر مبنی ہے، کیونکہ وہ کتاب وسنت پر مبنی نہیں ہے، اسے ہروہ شخص سمجھ لے گا جو ان کے بیچ میں رہتا ہے اور ان کی عزائم اور انکے قول و کردار کو دیکھتا ہے۔ کیونکہ یہ حکومت واقتدار میں مغربی جمہوریت کو آئیڈیل مانتے

ہیں اور یہاں تک کہتے ہیں کہ اقتدار اور قانون عوام کے ہاتھ میں ہے وہی اسکے مصدر اور مرجع ہیں، اس تنظیم کا ایک سربراہ کہتا ہے کہ ہم عوام کے ارادے اور انکے حق کو نہیں چھین سکتے، اگر وہ الحاد یا کمیونزم کو پسند کریں گے تو ہم اس میں مداخلت نہیں کریں گے، ایک دوسرے رہنما سے پوچھا گیا کہ عوام اگر چاہے کہ جمہوری طریقے سے انتخاب عمل میں آئے تو کیا ہوگا؟ اس نے جواب دیا: میں بھی یہی چاہتا ہوں، بلکہ اگر عوام قوم پرستوں یا کمنسٹوں کو منتخب کرلے اور اسلامی حکومت نہ چاہے تو میں انکی خواہش کا احترام کروں گا۔

آپ دیکھ سکتے ہیں کہ کس طرح اس تنظیم کے اندر انحراف پیدا ہوا ہے اور انکے یہاں افکار و مفاہیم میں کس قدر انقلاب پیدا ہو چکا ہے، یہاں تک کہ یہ اسلام کے چشمہ صافی سے دور جا گرے۔

آٹھواں مسئلہ:

کیا یہ جماعت واقعی نفاذ شریعت کیلئے کام کرتی ہے جس کا یہ نعرہ لگاتی ہے:

سوال یہ ہے کہ کیا یہ تنظیم نفاذ شریعت کیلئے کام کرتی ہے؟ اسکا جواب نفی میں ہے، کیوں کہ یہ گرچہ اس کا نعرہ لگاتی ہے مگر وہ دنیوی مقاصد اور سیاسی اہداف کی طرف منحرف ہو جاتے ہیں، اور اللہ تعالی کے قول (!ن الحکم الا للہ) کو اپنا نصب العین بنا کر دکھاتے ہیں، اور جسے وہ حاکمیت کا نام دیتے ہیں، جس کے ذریعے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں کیونکہ ایسا کہہ کر وہ اسکے حقیقی مراد کو نہ لیتے، اور جب وہ ایکسپوز ہو جاتے ہیں تو (الاسلام ھو الحل) کا نعرہ لگانے لگتے ہیں تا کہ لوگوں کے جذبات کو بھڑکا سکیں اور اپنے اہداف کا دفاع کرسکیں، ورنہ حقیقت یہی ہے کہ انکے یہاں حکومت واقتدار کے سامنے دین کوئی حیثیت نہیں رکھتا، چنانچہ اس تنظیم کے بانی کا کہنا ہے کہ ہم لوگوں کے دینی جذبات میں فرق نہیں کرتے خواہ دو دین کا مسئلہ ہو، یا دو عقائد کا یا دو جماعت کا، ہمارے نزدیک سب برابر ہیں۔

اس سے بڑی بات یہ کہی ہے کہ ہمارے اور یہودیوں کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالی نے ہمیں ان سے دوستی اور آپسی تعلقات بنانے کا حکم دیا ہے، تنظیم کے تیسرے مرشد عمر تلمسانی نے اسکی پوری تائید کی ہے۔

اس سے بھی بھیانک اور خطرناک بات یوسف قرضاوی نے کہی ہے کہ آزادی دین پر مقدم ہے۔۔ نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من الاھواء۔۔ مزید یہ بھی کہا کہ اسلامی دعوت اس وقت تک پنپ نہیں سکتی جب تک کہ اسے جمہوری سیاسی ماحول میسر نہ ہو۔ اسی طرح یہ قول بھی کہ شریعت کے نفاذ سے آزادی بہتر ہے۔ اس سے بھیانک قول یہ ہیکہ ہم دینی حکومت کے خلاف ہیں، ہم دینی مشائخ نہیں چاہتے۔

یہ موضوع بہت ہی اہم اور وقت کی ضرورت ہے، آئندہ اس پر گفتگو جاری رہے گی، شاید استاذ عبد العزیز الحامد حفظہ اللہ آئندہ کیلئے اس سلسلے سے متعلق امور کو مرتب کر رہے ہیں، بطور خاص اخوانی تنظیم کی حقیقت کو لیکر، اور یہ کہ سماج کیلئے یہ تنظیم کا قدر خطرناک ہے، سو اس سے بچاؤ اور اسکا مقابلہ کرنے کے کیا وسائل اور طریقے ہو سکتے ہیں، نیز اہل سنت والجماعہ کا اس تعلق سے صحیح منہج کیا ہے تا کہ ہم اسکے مخالف امور کا صحیح اندازہ لگا سکیں۔

مجلس کے آخر میں اللہ تعالی کا شکر گزار ہوں جس نے ہمیں یہ قیمتی موقع عنایت فرمایا، اس کے بعد سماحۃ الشیخ عبد العزیز بن عبد اللہ آل شیخ کا شکر گزار ہوں جنہوں نے اس پروگرام کی سرپرستی کی اور ہم سب کو حوصلہ دیا، وصلی اللہ وسلم وبارک علی نبینا محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

